

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى النَّبِيِّ الْكَرِيمِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ.

نماز جنازہ

دنیا میں ہر انسان کی زندگی طے شدہ ہے۔ وقت معین آنے کے بعد ایک لمحہ کی بھی مہلت نہیں دی جاتی۔ مقررہ وقت پر اس دنیا سے قبر والے گھر کی طرف منتقل ہونا ہی ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے پاک کلام میں فرماتا ہے:

﴿فَإِذَا جَاءَ أَجْلُهُمْ لَا يَسْتَأْخِرُونَ سَاعَةً وَلَا يَسْتَقْدِمُونَ﴾ جب ان کا وقت آ پہنچا پھر ایک سیکنڈ ادھر ادھر نہیں ہو سکتا۔ ﴿وَلَنْ يُؤَخِّرَ اللَّهُ نَفْسًا إِذَا جَاءَ أَجَلُهَا﴾ جب کسی کا مقررہ وقت آ جاتا ہے پھر اسے اللہ تعالیٰ ہرگز مہلت نہیں دیتا ہے۔ ﴿كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ﴾ ہر شخص کو موت کا مزہ چکھنا ہے۔

انتقال کے بعد جتنی جلدی ہو سکے میت کو غسل و کفن کے بعد اس کی نماز جنازہ کا اہتمام کرنا چاہئے۔ نماز جنازہ فرض کفایہ ہے، یعنی اگر دو چار لوگ بھی پڑھ لیں تو فرض ادا ہو جائیگا۔ لیکن جس قدر بھی زیادہ آدمی ہوں اسی قدر میت کے حق میں اچھا ہے کیونکہ نہ معلوم کس کی دعا لگ جائے اور میت کی مغفرت ہو جائے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

☆ اگر کسی جنازہ میں ۱۰۰ مسلمان شریک ہو کر اس میت کے لئے شفاعت کریں (یعنی نماز جنازہ پڑھیں) تو ان کی شفاعت قبول کی جاتی ہے۔ (مسلم)

☆ اگر کسی مسلمان کے انتقال پر ایسے ۴۰ آدمی جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتے ہیں، اس کی نماز جنازہ پڑھتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان کی شفاعت (دعا) کو میت کے حق میں قبول فرماتا ہے۔ (مسلم)

نماز جنازہ کی اتنی فضیلت ہونے کے باوجود، انتہائی افسوس اور فکر کی بات ہے کہ باپ کا جنازہ نماز کے لئے رکھا ہوا ہے اور بیٹا نماز جنازہ میں اس لئے شریک نہیں ہو رہا ہے کہ اس کو جنازہ کی نماز پڑھنی نہیں آتی۔ حالانکہ جنازہ کی دعا اگر یاد نہیں ہے تب بھی نماز جنازہ میں ضرور شریک ہونا چاہئے، تاکہ جو رشتہ دار یا دوست یا کوئی بھی مسلمان اس دار فانی سے دار بقا کی طرف کوچ کر رہا ہے، اس کے لئے ایک ایسے اہم کام (نماز جنازہ کی ادائیگی) میں ہماری شرکت ہو جائے جو اُس کی مغفرت کا سبب بن سکتا ہے۔

نماز جنازہ میں چار تکبیریں (یعنی چار مرتبہ اللہ اکبر کہنا) ضروری ہیں، جن کی ترتیب اس طرح سے ہے:

پہلی تکبیر کے بعد: ثَا (سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ)، یا پھر حمد و ثنا کے طور پر سورہ فاتحہ پڑھ لیں۔

دوسری تکبیر کے بعد: درود شریف پڑھ لیں۔ (صرف اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ پڑھنا بھی کافی ہے)۔

تیسری تکبیر کے بعد: جنازہ کی دعا پڑھیں۔ (احادیث میں دعا کے مختلف الفاظ مذکور ہیں، یاد نہ ہونے پر صرف اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِينَ

وَالْمُؤْمِنَاتِ پڑھ لیں)

چوتھی تکبیر کے بعد: سلام پھیر دیں۔ (ایک طرف سلام پھیرنا کافی ہے، دونوں طرف سلام پھیرنا بھی نبی اکرم ﷺ سے ثابت ہے۔) (مسلم)

مسائل متفرقہ:

☆ نماز جنازہ میں تکبیر اولیٰ کے وقت یقیناً دونوں ہاتھ اٹھائے جائیں گے، البتہ دوسری، تیسری اور چوتھی تکبیر کے وقت رفع یدین کرنے یا نہ کرنے میں علماء کا اختلاف ہے، ان شاء اللہ دونوں شکلوں میں کامل نماز ادا ہوگی۔

☆ اگر نماز جنازہ میں ایک، دو یا تین تکبیر چھوٹ گئی ہیں، تو صف میں کھڑے ہو کر امام کی اگلی تکبیر کے ساتھ تکبیر کہہ کر جماعت میں شریک ہو جائیں۔ امام کے سلام پھیرنے کے بعد صرف چھوٹی ہوئی تکبیریں (یعنی اللہ اکبر) کہہ کر جلدی سے سلام پھیر دیں، کیونکہ چار تکبیریں کہنے پر نماز جنازہ ادا ہو جائے گی، ان شاء اللہ۔

☆ حرمین میں تقریباً ہر نماز کے بعد جنازہ کی نماز ہوتی ہے، لہذا فرض نماز سے فراغت کے بعد فوراً ہی سنن و نوافل کی نیت نہ باندھیں، بلکہ تھوڑی دیر انتظار کر لیں، کیونکہ نماز جنازہ پڑھنے والے کو بھی اجر و ثواب ملتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی مسلمان کے جنازے میں ایمان کے ساتھ اور ثواب کی نیت سے ساتھ چلا یہاں تک کہ اسکی نماز جنازہ پڑھی اور اسکو دفن کرنے میں بھی شریک رہا تو وہ دو قیراط اجر (ثواب) لیکر لوٹتا ہے اور ہر قیراط اُحد پہاڑ کے برابر ہے۔ اور جو شخص نماز جنازہ میں شریک ہوا مگر تدفین سے پہلے ہی واپس آ گیا تو وہ ایک قیراط اجر (ثواب) کے ساتھ لوٹتا ہے۔ (بخاری - مسلم)

☆ جنازہ کی نماز مسجد کے باہر کسی میدان میں پڑھنا زیادہ بہتر ہے۔ البتہ مسجد کے باہر جگہ نہ ملنے کی صورت میں مسجد میں بھی نماز جنازہ ادا کی جاسکتی ہے۔ حرمین میں بغیر کسی کراہیت کے نماز جنازہ ادا کی جاسکتی ہے۔

☆ حرمین میں خواتین بھی نماز جنازہ میں شریک ہو سکتی ہیں۔

☆ نماز جنازہ کی ادائیگی کے لئے طہارت یعنی کپڑوں اور بدن کا پاک ہونا، اسی طرح وضو کا ہونا ضروری ہے۔

☆ نماز جنازہ میں اگر لوگ کم ہوں تب بھی تین صفوں میں لوگوں کا کھڑا ہونا زیادہ بہتر ہے۔ کیونکہ بعض احادیث میں جنازہ کی تین صفوں کی خاص فضیلت وارد ہوئی ہے۔ (ابوداؤد)

☆ دیگر نمازوں کی طرح، مذکورہ تین اوقات میں نماز جنازہ بھی پڑھنے سے نبی اکرم ﷺ نے منع فرمایا ہے:

(۱) سورج طلوع ہونے کے وقت۔ (۲) زوال (ٹھیک دوپہر) کے وقت۔ (۳) سورج ڈوبنے کے وقت

☆ اگر جوتے ناپاک ہوں تو ان کو پہن کر نمازِ جنازہ ادا نہیں کی جاسکتی۔

☆ جنازہ کی نماز میں تکبیر کہتے ہوئے آسمان کی طرف منہ اٹھانا بے اصل ہے۔

☆ اگر کسی مسلمان کو بغیر نمازِ جنازہ کے دفن کر دیا گیا ہو تو جب تک نعش کے پھٹ جانے کا اندیشہ نہ ہو اسکی قبر پر نمازِ جنازہ ادا کی جاسکتی ہے۔

☆ کافر شخص کی نمازِ جنازہ ادا نہیں کی جائے گی، اسی طرح غسل یا کفن کا اہتمام بھی کافر شخص کے لئے نہیں ہے۔

☆ جس شہر یا جس علاقہ میں انتقال ہوا ہے اسی جگہ میت کو دفن کرنا زیادہ بہتر ہے، اگرچہ دوسرے شہر یا دوسرے ملک میں میت کو منتقل کر کے وہاں دفن کرنا جائز ہے۔

☆ جو حضرات جنازہ کے ساتھ قبرستان جا رہے ہیں، اُن کو قبرستان میں جنازہ زمین پر رکھنے سے پہلے بیٹھنا مکروہ ہے۔

☆ جنازہ کو قبرستان کی طرف تھوڑا تیز چل کر لے جانا بہتر ہے۔ جنازے کے دائیں بائیں پیچھے آگے ہر طرف چل سکتے ہیں۔ البتہ آگے چلنے کے مقابلے میں جنازہ کے پیچھے چلنا زیادہ بہتر ہے۔

☆ نبی اکرم ﷺ کی تعلیمات کے مطابق ایک دو دن میت کے گھر کھانا بھیجنا اخلاقِ حسنہ کا ایک نمونہ ہے۔ (مسند احمد، ابوداؤد، ابن ماجہ، ترمذی)۔ البتہ میت کے گھر والوں کا رشتہ داروں کو جمع کر کے اُن کو کھانا کھلانے کا خاص انتظام کرنا غلط ہے، جیسا کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے۔ (ابن ماجہ ۱۶۱۲۔ مسند احمد ۶۹۰۵)

نوحہ گری:

کسی رشتہ دار کے انتقال پر دل یقیناً غمگین ہوتا ہے۔ آنکھ سے آنسو بھی بہتے ہیں۔ مگر باوازا بلند اور مختلف لہجوں کے ساتھ رونے سے گریز کیا جائے کیونکہ اس سے میت کو تکلیف ہوتی ہے۔ حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: نوحہ گری کی وجہ سے میت کو قبر میں عذاب ہوتا ہے۔ دوسری حدیث میں ہے کہ آپ نے فرمایا: گھر والوں کے زیادہ رونے پٹینے کی وجہ سے میت کو عذاب ہوتا ہے۔ (مسلم:

اَلْمَيِّتُ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ اَهْلِهِ)

غائبانہ نمازِ جنازہ :

اگر کوئی مسلمان ایسے علاقہ میں فوت ہو جائے جہاں اس کی نمازِ جنازہ ادا نہیں کی گئی تو ایسے شخص کی غائبانہ نمازِ جنازہ پڑھی جاسکتی ہے۔ شاہ حبشہ نجاشی فوت ہوئے تو وہاں کوئی اور مسلمان نہیں تھا، لہذا خود حضور اکرم ﷺ نے ان کی غائبانہ نمازِ جنازہ ادا فرمائی۔ اس واقعہ کے علاوہ کسی کی غائبانہ نمازِ جنازہ نبی اکرم ﷺ نے نہیں پڑھی۔ آپ ﷺ کے بہت سے جان نثار صحابہؓ، قراء صحابہؓ، آپ کے چچا زاد بھائی حضرت جعفر طیارؓ، آپ کے منہ بولے بیٹے حضرت زید بن حارثہؓ ان سب کا انتقال حالتِ سفر میں ہوا۔ آپ ﷺ کو مدینہ منورہ میں خبر

ملی تو آپ ﷺ نے انکی غائبانہ نماز جنازہ نہیں پڑھی۔ اسی لئے علامہ ابن القیمؒ اپنی کتاب (زاد المعاد ج ۱ ص ۵۲۰) میں لکھتے ہیں کہ جس شخص کی نماز جنازہ پڑھی جا چکی ہے اس کی غائبانہ نماز جنازہ نہیں پڑھی جائے گی۔ علامہ محمد ناصر الدین الالبانیؒ نے اپنی کتاب (تلخیص احکام الجنائز ص ۴۸) میں لکھا ہے کہ جس شخص کی نماز جنازہ ادا کی جا چکی ہے اس کی غائبانہ نماز جنازہ نہیں پڑھی جائے گی، کیونکہ نبی اکرم ﷺ کے بعد خلفاء راشدین میں سے کسی کی غائبانہ نماز جنازہ نہیں پڑھی گئی۔

نماز پڑھے قبل اس کے کہ آپ کی نماز پڑھی جائے۔ عقلمند شخص وہ ہے جو مرنے سے پہلے اپنے مرنے کی تیاری کر لے۔

محمد نجیب قاسمی، ریاض (najeedbqasmi@yahoo.com)